

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

کمشنر آف سیلز ٹیکس اڈیہ اور دیگر

بنام

میسرز بلاری سٹور وغیرہ

26 ستمبر 1996

[ایس۔ پی۔ بھروچا اور وی۔ این۔ کھارے، جسٹسز]

سیلز ٹیکس:

اڈیہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947- اڈیہ سیلز ٹیکس رولز، 1947 (جیسا کہ 1976 میں ترمیم کی گئی تھی)-
دفعہ 23(4)(اے) اور اس کی شق- قاعدہ 80- سیلز ٹیکس کمشنر- نظر ثانی کی از خود نوٹس کا اختیار- منعقد، اپیل
کے حکم کے سلسلے میں بھی قابل استعمال- دفعہ 23(4)(اے) میں موجود الفاظ "اس ایکٹ کے تحت دیا
گیا کوئی بھی حکم" اپیلیٹ آرڈر کا احاطہ کرتا ہے- دفعہ 23(4)(اے) میں ترمیم کے لئے از خود نظر ثانی کا
اختیار نہیں ہے۔

الفاظ اور جملے:

اڈیہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی دفعہ 23(4)(اے) کے تناظر میں لفظ "اس ایکٹ کے تحت کیا
گیا کوئی بھی حکم" کا مطلب۔

مدعا علیہ اڑیہ سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 12(4) کے تحت نوٹس کی تعمیل میں مدعا علیہ نے اکاؤنٹس کی کتابوں کو تصدیق کے لیے سیلز ٹیکس افسر کے سامنے پیش کیا۔ ایس ٹی او نے اکاؤنٹس کی کتابوں کو مسترد کر دیا اور اپنے فیصلے کے مطابق تشخیص مکمل کی۔ مدعا علیہ نے اسٹنٹ کمشنر آف سیلز ٹیکس کے سامنے اپیل کو ترجیح دی، جنہوں نے تخمینہ سال 1992-93 کے سلسلے میں اور 1993-94 کے تخمینہ سال کے سلسلے میں اپیلوں کو جزوی طور پر منظور کیا۔ اس کے بعد ایڈیشنل کمشنر آف سیلز ٹیکس نے ایکٹ کی دفعہ 23(4)(اے) اور اڑیہ سیلز ٹیکس رولز کے قاعدہ 80 کے تحت اپنے از خود نظر ثانی کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسٹنٹ کمشنر آف سیلز ٹیکس کے احکامات پر نظر ثانی کے لئے مدعا علیہ کو نوٹس جاری کیا۔ مدعا علیہ کے ذریعہ نوٹس کو عدالت عالیہ میں چیلنج کیا گیا تھا اور عدالت عالیہ نے نوٹس کو منسوخ کر دیا تھا۔ لہذا ریونیو کی جانب سے یہ اپیل کی گئی ہے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

اڑیہ سیلز ٹیکس رولز (جیسا کہ 1976 میں ترمیم کی گئی تھی) کے رول 80 سے ”اپیلیٹ آرڈر کے علاوہ“ الفاظ کو حذف کرنے کے پیش نظر، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اڑیہ سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23(4)(اے) کے تحت، ترمیم شدہ رول 80 کے ساتھ، کمشنر آف سیلز ٹیکس کو اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کا از خود اختیار ہے۔ دفعہ 23(4)(اے) کے سادہ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ”اس ایکٹ کے تحت دیا گیا کوئی بھی حکم“ ایک وسیع معنی رکھتا ہے اور اس میں ایک تشخیصی حکم کے ساتھ ساتھ ایکٹ کے تحت منظور کردہ اپیلیٹ آرڈر بھی شامل ہے۔ یہ تعمیر نہ تو ایکٹ کی دفعہ 23 میں بیان کردہ اسکیم کے برعکس ہے اور نہ ہی اس کے کوئی ناپسندیدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ [375-ایف-ایچ]

ریاست اڑیہ بمقابلہ کرشنا اسٹورز، [1997] 3 ایس سی او 246، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دفعہ 23(4)(اے) کی شق کو پڑھنے سے پتہ چلے گا کہ سی ایس ٹی کے نظر ثانی کے اختیارات کی حد صرف اسی صورت میں آتی ہے جب ایکٹ کی دفعہ 23(3) کے تحت اپیل کے ذریعے نظر ثانی دائر کرنے والے ڈیلر یا شخص نے اس طرح کے علاج کا فائدہ نہیں اٹھایا۔ تاہم، یہ قانون کے تحت منظور کردہ اپیلیٹ آرڈر

پر نظر ثانی کرنے کے لئے سی ایس ٹی کے از خود نظر ثانی کے اختیارات کو محدود نہیں کرتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ قانون سازی میں ہونے والے الفاظ "اپنی تحریک پر" واضح طور پر اس شق میں غائب ہیں۔ عام طور پر، عام قانون سازی سے کچھ خاص بنانے یا قانون سازی میں جو کچھ ہے اسے اہل بنانے کے لئے ایک شرط نافذ کی جاتی ہے۔ اس شرط کو نافذ کرتے ہوئے مقننہ نے سی ایس ٹی کے نظر ثانی کے دائرہ اختیار کو خارج کر دیا ہے کہ اگر کسی ڈیلر یا شخص کے کہنے پر اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کی جائے جب ایسے ڈیلر یا شخص کے پاس اپیل کے ذریعے علاج موجود ہو۔ اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کے لئے سی ایس ٹی کے از خود نوٹس کے اختیارات پر پابندی کو شرط میں واضح طور پر فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ کسی واضح شق کی عدم موجودگی میں اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کے لئے سی ایس ٹی کے از خود نوٹس کے اختیار پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی۔ [318-ایف-ایچ؛ 319-اے-بی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 6717-18۔

1995 کے او۔جے۔سی۔ نمبر 4496 میں اٹریسہ عدالت عالیہ کے 12.2.96 کے فیصلے اور حکم

سے۔

سے

دیوانی اپیل نمبر 6719، 6720/1997۔

اپیل کنندگان کی طرف سے اے۔بی۔ دیوان اور پی۔این۔ مشرا۔

جواب دہندگان کی طرف سے راجو رام چندرن، سنجیو داس، راجیش، پی کے، ملک اور گوراب بنرجی

شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس وی۔ این۔ کھارے، تمام معاملوں میں اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے کی جانے والی یہ اپیلیں یہ سوال اٹھاتی ہیں کہ کیا کمشنر آف سیز ٹیکس اڈیسہ سیز ٹیکس ایکٹ (مختصر طور پر "ایکٹ") کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) کی شق (اے) اور اڈیسہ سیز ٹیکس رولز (مختصر طور پر "رولز") کے قاعدہ 80 کے تحت نظر ثانی کر سکتے ہیں۔

یہاں مدعا علیہ اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر ہے اور مالگودنچ کنک میں بیٹل کی خرید و فروخت میں تھوک کاروبار چلا رہا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 12 (4) کے تحت جاری کردہ نوٹسز کی تعمیل میں مدعا علیہ متعلقہ سیز ٹیکس افسر کے سامنے پیش ہوا اور تصدیق کے لئے متعلقہ تشخیصی سالوں کے لئے اکاؤنٹس کی کتابیں پیش کیں۔ سیز ٹیکس آفیسر نے مدعا علیہ ڈیلر کی جانب سے پیش کردہ اکاؤنٹس کی کتابوں کو مسترد کر دیا اور اپنے فیصلے کے مطابق تشخیص مکمل کی۔ اس سے ناراض ہو کر مدعا علیہ ڈیلر نے ایکٹ کی دفعہ 23 (1) کے تحت پہلی اپیلیٹ اتھارٹی یعنی کنک کے اسٹنٹ کمشنر آف سیز ٹیکس کے سامنے اپیل وں کو ترجیح دی۔ اپیلیٹ اتھارٹی نے اپنے احکامات کے ذریعے 1992-93 کے تشخیصی سال کے لئے جزوی طور پر اور 1993-94 کے تخمینہ سال کے لئے مکمل طور پر اپیلوں کی اجازت دی۔ اس کے بعد ایڈیشنل کمشنر آف سیز ٹیکس نے ایکٹ کی دفعہ 23 (4) (اے) اور رولز کے رول 80 کے تحت حاصل اپنے از خود نظر ثانی کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مدعا علیہ ڈیلر کو 9 مئی 1995 کو نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا کہ اسٹنٹ کمشنر آف سیز ٹیکس کی جانب سے جاری کردہ اپیلیٹ آرڈرز پر نظر ثانی کیوں نہ کی جائے۔ یہ غلط ہے اور ریونیو کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس مرحلے پر مدعا علیہ ڈیلر نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت رٹ پٹیشنوں کے ذریعے مذکورہ نوٹسوں کو اڈیسہ عدالت عالیہ میں چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہ ڈیلر کی دلیل یہ تھی کہ کمشنر آف سیز ٹیکس کے پاس مذکورہ نوٹس جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے ان نوٹسوں کو رد کر دیا اور 1995 کے اصل دائرہ اختیار کے مقدمات نمبر 4496 اور 4497 کی اجازت دے دی۔ مدعا علیہ ڈیلر کو نوٹس جاری کرنے میں ایڈیشنل کمشنر آف سیز ٹیکس کے دائرہ اختیار کی کمی کو عدالت عالیہ نے دو بنیادوں پر پایا۔ پہلی بات تو یہ کہ اسٹنٹ کمشنر آف سیز ٹیکس کی جانب سے جاری کردہ اپیلیٹ آرڈر ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) کی شق (اے) میں موجود "اس ایکٹ کے تحت دیا گیا حکم" کے معنی میں نہیں تھا اور دوسری بات یہ کہ سیکشن 23 کی ذیلی دفعہ (4) (اے) کی شق کمشنر کی طرف سے نظر ثانی کے اختیارات کے استعمال پر پابندی عائد کرتی ہے۔

دائر درخواست کی اجازت دینے میں عدالت عالیہ کی طرف سے دیئے گئے دلائل پر توجہ دینے سے پہلے، ریاست اڑیسہ اور دیگر بمقابلہ کرشنا اسٹورز (1997) 3 ایس سی سی 246 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر دھیان دینا مناسب ہے، جس میں اس عدالت کو ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) کی تشریح کرنے کے لئے کہا گیا تھا، جو ہمارے سامنے غور و فکر کا موضوع ہے، اور قواعد کے قاعدہ 80 میں ترمیم نہیں کی گئی ہے۔ اس معاملے میں ایک ڈیلر نے قانون کی دفعہ 23 (4) (اے) کے تحت جاری کردہ نوٹس اور رولز کے غیر ترمیم شدہ قاعدہ 80 کو اڑیسہ عدالت عالیہ کے سامنے اس بنیاد پر کامیابی سے چیلنج کیا کہ اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کا نوٹس جاری کرنا دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ اس عدالت نے ایکٹ کی دفعہ 23 (4) (اے) کی تشریح کرتے ہوئے کہا تھا کہ سیکشن 23 (4) کے تناظر میں جہاں "اپیلیٹ آرڈر کے علاوہ" کے الفاظ غائب ہیں، کمشنر کے اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کے اختیار پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس عدالت نے اس طرح فیصلہ سنایا:

دفعہ 23 (4) کے تحت کمشنر اپنی تحریک پر ٹریبونل یا ایڈیشنل ٹریبونل کے علاوہ کسی اور شخص کے ذریعہ اس ایکٹ یا قواعد کے تحت بنائے گئے کسی بھی حکم پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔ لہذا اس ذیلی دفعہ کے تحت کمشنر کو واضح طور پر اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے سے نہیں روکا جاتا اگر ٹریبونل یا ایڈیشنل ٹریبونل کے علاوہ کسی اور شخص کی جانب سے دیا جاتا ہے۔

اس صورت میں، غیر ترمیم شدہ قاعدہ 80 بھی غور کے قابل نہیں تھا۔ غیر ترمیم شدہ قاعدہ 80، جیسا کہ اس وقت موجود تھا، ذیل میں نکالا گیا ہے:

"80۔ کمشنر اسٹنٹ سیلز ٹیکس آفیسر یا سیلز ٹیکس آفیسر کی جانب سے کوئی حکم جاری کرنے کی تاریخ سے تین سال کے اندر کسی بھی وقت اور ایڈیشنل کمشنر، ڈپٹی کمشنر یا اسٹنٹ کمشنر کی جانب سے اپیلیٹ آرڈر کے علاوہ کسی اور حکم کی منظوری کی تاریخ سے دو سال کے اندر اپنی تحریک پیش کر سکتا ہے۔ معاملہ جو بھی ہو، اس کارروائی کا ریکارڈ طلب کریں جس میں اس طرح کا حکم جاری کیا گیا تھا اور اس طرح کے کسی بھی حکم پر نظر ثانی کریں۔

(زور دیا گیا ہے)

غیر ترمیم شدہ رول 80 کی تشریح کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ کمشنر کو ایڈیشنل کمشنر، ڈپٹی کمشنر یا اسٹنٹ کمشنر کی جانب سے جاری کردہ اپیلیٹ آرڈر کے علاوہ کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس عدالت کا مذکورہ نقطہ نظر غیر ترمیم شدہ قاعدہ 80 میں استعمال کی جانے والی زبان کی وجہ سے تھا جس میں اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی پر واضح طور پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ تاہم، اس عدالت نے کمشنر کی جانب سے نظر ثانی کے از خود نوٹس کے استعمال کو اس بنیاد پر برقرار رکھا کہ ڈیلر کی جانب سے دائر اپیل کو اپیل میں کچھ نقائص کی وجہ سے حد پر مسترد کر دیا گیا تھا۔

اس کے بعد ریاست اڑیسہ بمقابلہ کرشنا اسٹورز کے معاملے میں تشریح کا موضوع قاعدہ 80 میں ترمیم کی گئی اور ترمیم شدہ قاعدہ 80 کو ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

”80: کمشنر کی طرف سے از خود نوٹس کے ذریعہ نظر ثانی۔

کمشنر سیلز ٹیکس افسر کی جانب سے کوئی حکم جاری کرنے کی تاریخ سے تین سال کے اندر یا ایڈیشنل کمشنر، اسپیشل ایڈیشنل کمشنر یا اسٹنٹ کمشنر کی جانب سے کوئی حکم جاری کرنے کی تاریخ سے دو سال کے اندر اپنی مرضی سے اس کارروائی کا ریکارڈ طلب کر سکتا ہے جس میں یہ حکم جاری کیا گیا تھا اور اگر وہ سمجھتا ہے کہ اس میں کوئی حکم جاری کیا گیا ہے۔ یہ اس حد تک غلط ہے کہ ڈیلر کو سماعت کا موقع دینے کے بعد اور اس طرح کی انکوآری کرنے یا کرنے کے بعد جو وہ ضروری سمجھتا ہے اس طرح کے کسی حکم پر نظر ثانی کر سکتا ہے:

بشرطیکہ کمشنر اس قاعدے کے تحت کسی حکم پر نظر ثانی نہ کرے:

(1) جہاں حکم کے خلاف اپیل دفعہ 23 کے تحت اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے زیر التوا ہو، یا

(2) جہاں دفعہ 23 کے تحت اپیل دائر کرنے کی مدت ختم نہیں ہوئی ہے۔

ترمیم شدہ قاعدہ میں "اپیلیٹ آرڈر کے علاوہ" الفاظ کو حذف کرنے کے پیش نظر، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دفعہ 23 (4) (اے) کے تحت، ترمیم شدہ قاعدہ 80 کے ساتھ، کمشنر کو اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کا از خود اختیار حاصل ہے۔ ریاست اٹریسہ بمقابلہ کرشنا اسٹورز کے معاملے میں فیصلہ ترمیم شدہ قاعدہ 80 کے ساتھ پڑھا گیا ہے، جس سے اس تنازعہ کو کافی حد تک حل کر دیا گیا ہے کہ کمشنر قانون کی دفعہ 23 (4) (اے) کے تحت نظر ثانی کا اختیار استعمال کر رہا ہے۔

عدالت عالیہ کی جانب سے دی گئی پہلی دلیل کہ اپیلیٹ آرڈر ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) کی شق (اے) میں موجود "ایکٹ کے تحت دیا گیا حکم" کے معنی میں نہیں آتا ہے، ایکٹ کی ان دفعات کو بیان کرنا ضروری ہے جو ذیل میں اخذ کی گئی ہیں:

"23. اپیلیٹ اور نظر ثانی۔

(1) کاپی کی وصولی کی تاریخ سے تیس دن کے اندر۔

(الف) دفعہ 12، 12-اے یا 12-بی کے تحت جرمانے کے ساتھ یا اس کے بغیر تشخیص کا حکم؛ یا

(ب) دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (4) (اے) کے تحت سود کی ادائیگی کی ہدایت دینے والا حکم؛ یا

(ج) دفعہ 9-بی کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت یا دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت جرمانہ عائد کرنے کا حکم،

کوئی بھی ڈیلر یا شخص، جیسا کہ معاملہ ہو، مقررہ طریقے سے اس حکم کے خلاف مقررہ اتھارٹی سے اپیل کر سکتا ہے:

بشرطیکہ مذکورہ اتھارٹی کی جانب سے کوئی اپیل اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ اس بات سے مطمئن نہ ہو کہ درخواست گزار اس سے واجب الادا ٹیکس کی رقم ادا کر چکا ہے۔

بشرطیکہ مقررہ اتھارٹی اس سے پہلے بیان کردہ مدت کے بعد اپیل قبول کر سکتی ہے اگر وہ مطمئن ہو کہ اپیل کنندہ کے پاس مذکورہ مدت کے اندر اپیل کو ترجیح نہ دینے کی کافی وجہ ہے۔

(2) ایسے قواعد یا طریقہ کار کے تابع جو مقرر کیا جاسکتا ہے، اپیلیٹ اتھارٹی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی بھی اپیل کو نمٹانے میں:

(الف) تشخیص یا جرمانے یا سود کی تصدیق، کمی، اضافہ یا منسوخ، اگر کوئی ہو؛ یا

(ب) تشخیص یا جرمانے یا سود، اگر کوئی ہو، کو خارج کر دیں اور تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو مزید تحقیقات کے بعد ایک نیا حکم جاری کرنے کی ہدایت کریں۔

(3) (اے) کوئی ڈیلر، یا جیسا کہ معاملہ ہو، ریاستی حکومت، جو ذیلی دفعہ (2) کے تحت دیے گئے اپیلیٹ آرڈر سے غیر مطمئن ہو، ایسے حکم کی وصولی کی تاریخ سے ساٹھ دن کے اندر اس حکم کے خلاف مقررہ طریقے سے ٹریبونل میں اپیل کرنے کو ترجیح دے سکتی ہے:

بشرطیکہ اس شق کے تحت اپیل مذکورہ بالا حد کی مدت کے بعد قبول کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ ٹریبونل اس بات سے مطمئن ہو کہ اپیل کنندہ کے پاس اس مدت کے اندر اپیل کو ترجیح نہ دینے کی کافی وجہ تھی۔

(ب) ڈیلر، یا ریاستی حکومت، جو بھی معاملہ ہو، نوٹس موصول ہونے پر کہ شق (اے) کے تحت اپیل کو ترجیح دی گئی ہے، اس کے باوجود کہ مذکورہ ڈیلر یا ریاستی حکومت نے اس طرح کے حکم یا اس کے کسی حصے کے خلاف اپیل نہیں کی ہو، نوٹس کی خدمت کے ساٹھ دنوں کے اندر اس اعتراضات کی یادداشت دائر کرے گی اور ٹریبونل اس طرح کے میمورنڈم کو نمٹا دے گا جیسے وہ کوئی ہو۔ شق (الف) کے تحت مقررہ وقت میں اپیل پیش کی گئی۔

(ج) اس ذیلی دفعہ کے تحت اپیل نمٹاتے وقت ٹریبونل کے پاس وہی اختیارات ہوں گے جو ذیلی دفعہ (2) میں بیان کی گئی شرائط کے تحت ہوں گے اور اس ذیلی دفعہ کے تحت پاس کیا گیا کوئی بھی حکم سیکشن 24 میں فراہم کردہ احکامات کے علاوہ حتمی ہوگا۔

(4) (اے) ایسے قواعد کے تابع اور تحریری وجوہات کی بنا پر کمشنر کسی ڈیلر یا شخص کی درخواست پر یا اپنی مرضی سے اس ایکٹ کے تحت دیے گئے کسی حکم یا سیکشن 3 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت مقرر کردہ ٹریبونل کے علاوہ کسی اور شخص کی جانب سے بنائے گئے قواعد پر نظر ثانی کر سکتا ہے تاکہ اس کی مدد کی جاسکے:

بشرطیکہ کمشنر ڈیلر کی نظر ثانی کے لئے ایسی کسی درخواست پر غور نہیں کرے گا یا ذیلی دفعہ (3) کے تحت اپیل کے ذریعے علاج دائر کرنے والے افراد نے اس طرح کے علاج کا فائدہ نہیں اٹھایا یا درخواست مقررہ مدت کے اندر دائر نہیں کی گئی ہے۔

وضاحت: اس ایکٹ میں کہیں اور موجود کوئی بھی شق جو کسی مخصوص معاملے کے تعین کا اہتمام کرتی ہے، کمشنر کو اس ذیلی دفعہ کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اس طرح کے معاملے کا تعین کرنے سے نہیں روکے گی۔

مذکورہ بالا دفعات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 23 اپیلوں اور نظر ثانی سے متعلق ہے۔ اس کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی ڈیلر یا شخص تشخیص کے حکم یا سود کی ادائیگی کی ہدایت دینے والے حکم یا جرمانے عائد کرنے کے حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دے سکتا ہے۔ دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) ذیلی دفعہ (1)، ذیلی دفعہ (3) (اے) کے تحت ترجیحی اپیلوں کو نمٹانے میں اپیلیٹ اتھارٹی کے اختیار سے متعلق ہے جو کسی بھی ڈیلر یا ریاستی حکومت کو، جیسا بھی معاملہ ہو، اپیلیٹ آرڈر کے خلاف اسٹیٹ سبزر ٹیکس ٹریبونل میں اپیل کو ترجیح دینے کا اختیار دیتا ہے۔ سیکشن 23 (4) (اے) کمشنر آف سبزر ٹیکس کے نظر ثانی کے اختیارات سے متعلق ہے، جو ایکٹ کے تحت پاس کردہ کسی بھی آرڈر کے خلاف یا تو از خود نوٹس لے سکتا ہے یا کسی ڈیلر یا شخص کے کہنے پر ہو سکتا ہے۔ لہذا سوال جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کیا ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت دیا گیا اپیلیٹ آرڈر ایکٹ کی دفعہ 23 (4) (اے) میں ہونے والے

”ایکٹ کے تحت دیا گیا کوئی حکم“ کے اظہار کے دائرے میں آتا ہے۔ دفعہ 23(4)(اے) میں استعمال کی جانے والی زبان سادہ، سادہ ہے اور اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ دفعہ 23(4)(اے) کے سادہ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ”ایکٹ کے تحت دیا گیا کوئی بھی حکم“ ایک وسیع معنی رکھتا ہے اور اس میں ایک تشخصی حکم کے ساتھ ساتھ ایکٹ کے تحت منظور کردہ اپیلیٹ آرڈر بھی شامل ہے۔ مذکورہ بیان پر رکھی گئی یہ تعمیر نہ تو ایکٹ کی دفعہ 23 میں بیان کردہ اسکیم کے خلاف ہے اور نہ ہی اس کے کوئی ناپسندیدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں، جیسا کہ عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا ہے۔ لہذا ہماری رائے ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 23(4)(اے) کے تحت کمشنر اپنی تحریک پر کسی بھی حکم پر نظر ثانی کر سکتا ہے، جس میں ایکٹ کے تحت دیا گیا اپیلیٹ آرڈر یا ٹریبونل یا ایڈیشنل ٹریبونل کے علاوہ کسی اور شخص کا رولز بھی شامل ہے۔

جہاں تک عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی دوسری دلیل کہ ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) کی شق (اے) میں اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کے کمشنر کے از خود نوٹس نظر ثانی کے اختیارات کو محدود کرنے کا تعلق ہے، مذکورہ بالا شق کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلے گا کہ کمشنر کے نظر ثانی کے اختیارات پر پابندی صرف اسی صورت میں آتی ہے جب نظر ثانی دائرہ کرنے والے ڈیلر یا شخص کے پاس کسی طریقے سے حل ہو۔ ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت اپیل کرنے والوں نے اس طرح کے علاج کا فائدہ نہیں اٹھایا۔ تاہم، اس میں کمشنر آف سیلز ٹیکس کے ایکٹ کے تحت منظور کردہ اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کے از خود نظر ثانی کے اختیارات میں کمی نہیں کی گئی ہے۔ دفعہ 23(4)(اے) کی شق میں کہا گیا ہے کہ کمشنر کسی ڈیلر یا شخص کے کہنے پر کسی نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کرے گا جب اس کے پاس ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت اپیل کے ذریعے مددوا ہو۔ اس طرح کمشنر کو ایکٹ کی دفعہ 23(4)(اے) کے تحت درخواست پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر ڈیلر یا شخص اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے اپیل دائر کرنے کے بجائے کمشنر کے نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتا ہے۔ لیکن، یہ وہ پوزیشن نہیں ہے جہاں کمشنر اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کے لئے اپنے از خود نظر ثانی کے اختیارات کا استعمال کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ قانون سازی میں ہونے والے الفاظ ”اپنی حرکت پر“ اس شرط میں واضح طور پر غائب ہیں۔ عام طور پر، ایک شرط نافذ کی جاتی ہے تاکہ عام قانون سازی سے کچھ خاص بنایا جاسکے یا جو کچھ ہے اس کی اہلیت حاصل کی جاسکے۔

قانون سازی اس شرط کو نافذ کرتے ہوئے مقننہ نے کمشنر سبڈ ڈیپٹی کے نظر ثانی کے دائرہ اختیار کو خارج کر دیا ہے کہ اگر کسی ڈیلر یا شخص کے کہنے پر اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کی جائے تو ایسے ڈیلر یا شخص کے پاس اپیل کے ذریعے علاج موجود ہو۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کے کمشنر کے از خود نوٹس کے اختیارات کی حد کو شرط میں واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے۔ کسی بھی واضح شق کی عدم موجودگی میں، اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کرنے کے کمشنر کے از خود نوٹس کے اختیار پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی ہے۔ اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) (اے) کی شقیں کمشنر کو اپیلیٹ آرڈر پر نظر ثانی کے لئے از خود نظر ثانی کا اختیار استعمال کرنے سے نہیں روکتی ہیں۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ہم اس بات سے مطمئن ہیں کہ عدالت عالیہ نے مذکورہ نوٹسوں کو منسوخ کرنے اور مدعا علیہ کی دائرہ درخواست کو منظور کرنے میں غلطی کی۔ اس کے مطابق ہم نے او جے سی نمبر 4496 اور 4497/95 میں عدالت عالیہ کے 12.2.1996 کے حکم اور فیصلے کو کالعدم قرار دیا اور ایپیلوں کی اجازت دی۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

1997 کے دیوانی اپیل نمبرات ایس ایل پی (سی) نمبر 23709 اور
 23710/96 سے پیدا ہونے والے) کے فیصلے کے پیش نظر ایپیلوں (ایس ایل پی (سی) نمبر 23581
 اور 23972/1996 سے پیدا ہونے والی ایپیلوں کو بھی منظوری دی گئی ہے)، جس میں اخراجات کے
 بارے میں کوئی حکم نہیں ہے۔

آر کے ایس

اپیل کی منظوری جاتی ہے۔